AL-AASAR Journal Vol. 2, No. 4 (2025)
Quarterly Research Journal Online ISSN: 3006-693X
www.al-aasar.com
Print ISSN:3006-6921

فقیرا خان فقریؔ کی شاعری میں تلمیحات (پیغمبروں کے تناظر میں)

طاہر زمان
(پی ایچ ڈی اسکالر اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور)
ڈاکٹر جہانزیب شعور
(اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور)

Abstract
Faqira Khan Faqri is an emerging Urdu poet in KP. He has been focusing on an variety themes in his poetry. His poetry is Marked for having an aggressive mode. This aggression is presented or shown towards the prevailing social trends. He is ready to openly criticize and resist whether he is talking about political elements or social ones. In addition, since, he is impressed by Iqbal's poetry, hence, there is a religious touch in his poetry and thus, he has poetically encompassed various religious events impressively. In this regard he has a remarkable skill of embodying, the allusions and references made towards different prophets in the holy Quran. The way he has described these allusions is not only a noteworthy addition to urdu poetry but he has also made him mature poet.

اردو شاعری میں علم بدیع کے استعمال کا جائزہ لیا جائے تو کلاسیکی شعراء کے ہاں اس کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ لیکن انگریزی استعمار کے بعد جس طرح شاعری فکری لحاظ سے تبدیل ہوئی اسی طرح فنی تبدیلیاں بھی ادب پارے کے حصے میں آئی اور فن کی بجائے فن پارے میں فکری عناصر پر توجہ دی گئی۔ اکیسویں صدی کے آغاز میں جہاں شعراء اور ادیب طبقے نے اپنی مٹّی سے جڑے رہنے کا درس دیا تو فنکار نے بھی خود کو ایک خاص رنگ تک محدود رکھا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایسے شعراء بھی منظر عام پر آئے جن کی شاعری میں روایتی شعراء کی طرح تنوع پایا جاتا ہے اور ان کی شاعری میں فکری عناصر کے ساتھ ساتھ فنی پختگی بھی پائی جاتی ہے۔

فقریؔ کی شاعری بھی ایسے ہی فنی اور فکری لحاظ سے بھرپور ہے۔ ان کے ہاں اگر ایک طرف معاشرے کا نوحاں، عالمی سطح پر استحصال، مذہبی منافرت اور دیگر مسائل کا تذکرہ ملتا ہے تو دوسری طرف فنی خوبیاں بھی موجود ہیں۔ فقریؔ کی شاعری میں تلمیحات کا ایک وسیع نظام موجود ہے۔ مذہبی لحاظ سے ان کا مطالعہ وسیع ہے اس لیے قرآنی واقعات کو اشعار کا جامہ پہنایا ہے۔ قرآن و حدیث میں موجود پیغمبروں کے تاریخی واقعات کا تذکرہ کر کے اپنی شاعری کو دوام بخشا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام:

فقریؔ نے صرف اشعار نہیں لکھے بلکہ اپنی شاعری میں کائنات کی تاریخ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ حضرت آدمؑ کی تخلیق دنیا کا ایک عظیم واقعہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن کریم میں آدمؑ کی تخلیق سے پہلے فرشتوں سے کیا قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالی ہے:

"إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ"

AL-AASAR Journal Vol. 2, No. 4 (2025)
Quarterly Research Journal Online ISSN: 3006-693X
www.al-aasar.com
Print ISSN:3006-6921

(ترجمہ: "جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں") (۱)

حضرت آدمؑ کی صورت میں روئے زمین پر انسانی زندگی کا آغاز ہوا لیکن اس سے پہلے حضرت آدمؑ جنت میں زندگی گزار رہے تھے مگر جنت میں بھی حضرت آدمؑ بے چین رہتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی بے چینی ختم کرنے کے لیے بی بی حوا کو پیدا کیا جس سے آدم علیہ السلام کی بے چینی کم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے جنت میں تمام نعمتوں سے نوازا لیکن ایک درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا۔ شیطان کے بہکاوے میں آکر دونوں نے شجر ممنوعہ کا پھل کھایا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دونوں کو جنت سے نکال کر روئے زمین پر بھیجا۔

اس واقعے سے ایک بات واضح ہوگئی کہ انسانی مٹی میں ازل سے بے چینی موجود ہے کیونکہ جنت میں تمام تر نعمتوں کے باوجود اداسی کی کیفیت اور بہکاوے میں آنا انسانی فطرت میں شامل ہے۔ فقری نے اس واقعے کے تناظر میں آدم علیہ السلام اور اولادِ آدم کو بے چین قرار دیا کہ جو انسان جنت میں بے چین ہے تو وہ زمین پر زندگی گزارتے ہوئے کیسے سکون پائے گا۔

ے یاس یاس رہتا ہے
دل اداس رہتا ہے
دل ازل سے آدم کا
دُکھ شناس رہتا ہے (۲)

فقریؔ نے آدمؑ کی اصطلاح صرف آدم علیہ السلام کے لیے نہیں بلکہ اولادِ آدم کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور موجودہ انسانوں کو آدم کہہ کر پکارتے ہیں۔ فقری جب انسانوں ظاہری اور باطنی تضادات کو دیکھتا ہے تو کچھ یوں کہتے ہیں:

ے آدم کی طرح داؤ
گر گانہ نہیں دیکھا (۳)

ایک اور جگہ فقریؔ رب سے کچھ یوں گویا ہے:

ے ابنِ آدم سے تو پردہ ہے ازل سے تیرا
کیا نباتات و جمادات سے بھی پردہ ہے (۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام:

موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر تھے آپ کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا جس کی وجہ سے موسیٰ کو کلیم اللہ کا لقب دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو بہت سے معجزات سے نوازا۔ فرعون کے مقابلے میں موسیٰ علیہ السلام کو اسرائیل کی سرزمین پر بھیجا گیا اور فرعون کے ظلم ستم سے بنی اسرائیل کو نجات دلائی۔ اردو شاعری میں غالب، حالی اور اقبال جیسے شعرا نے کثرت سے فرعون اور موسیٰؑ کے واقعات کو اپنے اشعار میں قلمبند کیا ہے۔ فقریؔ نے بھی موسیٰؑ کا تذکرہ خوبصورت انداز میں کیا ہے۔ فقریؔ موسیٰؑ کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ے کوہِ طور کا جو کلیم ہے
وہ قبول عام عظیم ہے (۵)

فقریؔ کے ہاں موسیٰؑ کا تذکرہ اکثر کلیم اللہ کے طور پر کیا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے لاڈلے پیغمبر ہیں جس سے اللہ تعالیٰ خود ہم کلام ہوئے تھے۔ اس لحاظ سے فقری غالب کے خیال سے متفق دکھائی دیتے ہیں اور بقول غالب:

ے کیا فرض کہ سب کو ملے ایک سا جواب

AL-AASAR Journal Vol. 2, No. 4 (2025)
Quarterly Research Journal Online ISSN: 3006-693X
www.al-aasar.com
Print ISSN:3006-6921

آؤنہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

اس شعر کے تناظر میں فقری بھی کوہِ طور کی سیر کرنا چاہتا ہے اور ساتھ میں یہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ میں موسیٰؑ تو نہیں ہو مگر اللہ کا بندہ ہونے کے ناطے سے آیا ہوں۔

گرچہ موسیٰ تو نہیں ہوں فقری
پھر بھی میں طور پہ لایا خود کو (۶)

ایک اور جگہ اقبال کے شعر

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

کے مصداق اللہ تعالی اور اس کے بندے کے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ چاہے تو کلیم اللہ بنائے فقری
اور چاہے تو وہی طور بنا دیتے ہیں (۷)

موسیٰ ہوں کیا میں کوئی
بجلی گرائے کیونکر (۸)

حضرت یعقوب علیہ السلام:

حضرت یعقوب علیہ السلام وہ خوش قسمت پیغمبر تھے جن کے والد بھی پیغمبر تھے اور بیٹے حضرت یوسفؑ کو بھی نبوت سے نوازا گیا۔ قرآن مجید میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر اکثر یوسفؑ کے واقعے کے پس منظر کے طور پر ملتا ہے۔ سورہ یوسف میں حضرت یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کے واقعے کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت یعقوب علیہ السلام کو ایوب علیہ السلام کی طرح صبر تحمل کے کردار کے طور پر پیش کیا گیا ہے حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے تھے آپ کا آبائی وطن کنعان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختلف بیویوں کے بطن سے بارہ بیٹوں کو نوازا تھا۔ جس میں ایک بیٹا حضرت یوسف علیہ السّلام تھا۔ یوسف علیہ السّلام نے ایک خواب دیکھا جس کا بیان حضرت یوسف علیہ السّلام نے اپنے والد سے کیا جس کے بعد حضرت یعقوب کی محبت ان سے دیگر بھائیوں کے نسبت بڑھ گئی۔

حضرت یوسف علیہ السّلام سے زیادہ محبت اور الفت دیکھ کر ان کے دیگر بھائی ان سے حسد کرنے لگے اور یوسف علیہ السّلام کو حضرت یعقوب علیہ السّلام کی آنکھوں سے دور کرنے کے لیے ان کی موت کا ڈرامہ رچایا اور کہا کہ یوسف علیہ السّلام کو بھیڑیا کھا گئے۔ خون سے لت پت کپڑے یعقوب علیہ السّلام کے سامنے لے آئے۔ فقری نے شعر کی صورت میں یہ کچھ اس طرح پیش کیا ہے:

خوب پسر اں تھے کہ والد کو ستائے فقری
خون آلود بنالائے قبائے یوسف (۹)

حضرت یعقوب علیہ السّلام کو اس کا بہت صدمہ ہوا اور باقی عمر یوسف علیہ السّلام کے فراق میں دن رات رو کر گزاری۔ آپ یوسف علیہ السّلام کی جُدائی میں اتنا روئے کہ آپ کی بینائی چلی گئی۔ فقریؔ کے ہاں یعقوب علیہ السّلام کی تلمیح، والد کے دکھ درد اور اولاد کی جدائی کا نوحہ ہے۔

بھیڑیے یوں ہی سراسیمہ نہیں ہے فقریؔ
کوئی یوسف کسی یعقوب سے بچھڑا ہو گا (۱۰)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

ے
یعقوب سے بچھڑ کر
لختِ جگر کیا ہے (۱۱)

فقرؔی کے ہاں یعقوب علیہ السّلام کی تلمیح میں حال کا تذکرہ ملتا ہے اور وطن میں موجود آئے روز لا پتہ افراد کا نوحہ بھی پایا جاتا ہے۔

ے
ہجر میں ٹوٹ کے یعقوب ہیں روتے رہتے
کتنے یوسف ہے پڑے وقت کے تہہ خانوں میں (۱۲)

ے
مجھے مغلوب کرتا ہے
مجھے معتوب کرتا ہے
اٹھالیتا ہے یوسف کو
مجھے یعقوب کرتا ہے (۱۳)

سورۃ یوسف میں یعقوب علیہ السّلام کو جس طرح بے چین دکھایا گیا ہے فقرؔی نے بھی اپنی شاعری میں اس بے چینی کا ذکر کیا جس میں باپ اپنے بیٹے کے فراق میں روتا رہتا ہے۔

ے
کہیں یعقوب نابینا پڑا ہے
کہیں یوسف جدا ہے کارواں سے (۱۴)

ے
کوئی یوسف نہ بچھڑ جائے پدر سے
اور یعقوب جدا ہو نہ پسر سے (۱۵)

حضرت یوسف علیہ السلام:

یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے اور جلیل القدر پیغمبر تھے۔ یوسفؑ اور بنیامین دو سگے بھائی تھے جب کہ آپ علیہ السلام کے دیگر دس سوتیلے بھائی بھی تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اللہ تعالی کے وہ پیغمبر تھے جس کو بچپن ہی سے امتحانات اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلے اپنے گھر میں بھائیوں کی حسد کی وجہ سے اپنے گھر بار اور اپنے والد کی نظروں سے دور ہوگئے اور بعد میں معاشرے کی سختی اور زندان کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ علیہ السلام کی داستان قران مجید کی سورہ یوسف میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے جس میں تمام تر سختیوں اور آزمائشوں میں کامیابی کے بعد غلامی سے حاکمِ مصر تک کے سفر کا احوال درج ہے مولانا حفیظ الرحمان اس قصے کے بارے میں لکھتے ہیں:

”قران عزیز نے یوسف کے واقعہ کو ،،احسن القصص،، کہا ہے۔ اس لیے اس واقعہ میں جس قدر عبر تیں، حکمتیں اور مواعظ و نصائح ودیعت ہے تو دوسرے کسی واقع میں یکجا میسر نہیں ہیں۔ در حقیقت یہ واقعہ اپنے نوعیت کے اعتبار سے عجیب دلکش اور زمانہ کے عروج وزوال کی زندہ یادگار ہے یہ ایک فرد کے ذریعے قوموں کے بننے اور بگڑنے، گرنے اور ابھرنے کی ایسی بولتی تصویر ہے جو کسی تشریح کے محتاج نہیں۔“ (۱۶)

اس لیے یوسف علیہ السلام کی تلمیح کو بھی مختلف شعراء نے مختلف مفاہیم کے لیے استعمال کی ہے۔ کہیں پر حسن یوسف کا تذکرہ ہے تو کہیں برادرانِ یوسف کے حسد کا بیان ہے۔ کس نے عشق زلیخا کا ذکر کیا ہے تو کسی نے یوسف کی پاک دامنی اور طرزِ حکمرانی کو اشعار کا جامہ پہنایا ہے۔ غرض

AL-AASAR Journal Vol. 2, No. 4 (2025)
Quarterly Research Journal Online ISSN: 3006-693X
www.al-aasar.com
Print ISSN:3006-6921

حضرت یوسف علیہ السلام کی پوری زندگی جن آزمائشوں سے بھری تھی شعراء نے تمام تر پہلو کو نمایاں کیا ہے۔ فقری کے ہاں بھی یوسف علیہ السلام کی تلمیح کا استعمال کثرت سے ملتا ہے اور ہر مجموعے میں آپ علیہ السلام کی زندگی کے کسی نہ کسی پہلو کو بیان کیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو جب بھائیوں نے کنویں میں گرا دیا تو اس کا ذکر فقری کے ہاں یوں ملتی ہے:

ے چاہِ یوسف میں کہاں ہے یوسف
چاہِ یوسف پہ صدا کیا دے گا (۱۷)

حضرت یوسف علیہ السلام جب قافلے والوں کو کنویں سے ملے اور پھر جب مصر کے بازار میں غلام کی حیثیت سے نیلامی ہو رہی تھی تو ایک سے بڑھ کر ایک خریدار موجود تھا مگر والد کو خبر ہی نہیں تھی اور وہ بیٹے کی جدائی میں بد حال تھے۔ فقری نے اس حالت کو بھی شعر کا جامہ پہنایا ہے:

ے یعقوب کو خبر کیا
نیلام ہو رہا ہوں (۱۸)

ے آج پھر گریہ کناں یعقوباں!
اور یوسف بھی ہے زندانوں میں (۱۹)

ے دل کا نذرانہ لیے پھرتا ہوں مارا مارا
کوئی یوسف ہی نہیں مصر کے بازاروں میں (۲۰)

ے مجھ کو دکان پہ یوسف کی جگہ لے جانا
مصر سے قبل میرے دام نہ بھر دے کوئی (۲۱)

یوسف علیہ السلام کی تلمیحات کا جائزہ لیا جائے تو والد سے بچھڑنے سے لے کر حاکم مصر تک بننے تک کا طویل سفر مختلف واقعات کا مجموعہ ہے اور شعراء نے ان واقعات کو اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے۔ فقری کے ہاں حسن یوسف کا تذکرہ الگ انداز میں پایا جاتا ہے اور وہ اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ وہ کیوں یوسفِ مصر کی طرح نہیں ہے۔ کاش وہ مصر کے باشندے ہوتے۔

ے تابندہ جبیں ہوتا
میں مصر نشیں ہوتا
مر مٹتیں زلیخائیں
یوسف سا حسیں ہوتا (۲۲)

ے ایک تمنا ہے کہ یوسف سا حسیں ہو جاؤں
کس کو ملتی ہے جہاں میں پہ ادائے یوسف (۲۳)

ے کاش رخشندہ جبیں ہو جاتا

AL-AASAR Journal Vol. 2, No. 4 (2025)
Quarterly Research Journal Online ISSN: 3006-693X
www.al-aasar.com
Print ISSN:3006-6921

میں بھی یوسف سا حسیں ہو جاتا (۲۴)

حسنِ یوسف اگر ایک طرف کائنات میں خوبصورتی کا استعارہ ہے تو دوسری طرف اس پھول کے ساتھ کانٹے بھی موجود ہیں۔ یوسف علیہ السلام اپنی خوبصورتی کی وجہ سے اسیر زنداں رہے اور آزمائشوں میں کامیابی کے بعد حاکمِ مصر بنے۔ فقری بظاہر یوسفِ مصر تو نہیں لیکن آزمائشوں میں یوسف کی طرح گرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جس کا اظہار وہ کچھ اس طرح کرتے ہیں:

؎ گرچہ یوسف تو نہیں ہوں فقّری
چاہِ یوسف میں پڑا روتا ہوں (۲۵)

؎ میں کون سا یوسف ہوں
کیوں چاہ میں پڑا ہوں (۲۶)

؎ مصر میں جا کے مکیں ہونے سے
کون یوسف سا حسیں ہوتا ہے (۲۷)

حضرت سلیمان علیہ السّلام:

حضرت داوٗد علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے ان پیغمبروں میں شامل ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابیں نازل کیں۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام حضرت داوٗد علیہ السّلام کے بیٹے تھے جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ساتھ عظیم بادشاہت سے بھی نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو ایسی بادشاہت دی تھی کہ انسانوں کے علاوہ جنات اور ہوا کو بھی آپ کے تابع کیا۔ اس لیے کائنات کے عظیم بادشاہوں کی فہرست میں آپ علیہ السّلام کا نام سرِ فہرست ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کی بادشاہت کا ذکر کچھ اس انداز میں کیا ہے:

"وَ لِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ عَاصِفَۃً تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖۤ اِلَی الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا ؕ وَ کُنَّا بِکُلِّ شَیۡءٍ عٰلِمِیۡنَ۔

ترجمہ: ہم نے تند و تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا جو اس کے فرمان کے مطابق اس زمین کی طرف چلتی تھی جہاں ہم نے برکت دے رکھی تھی، اور ہم ہر چیز سے باخبر اور دانا ہیں۔" (۲۸)

فقّری کی شاعری میں اگرچہ سلیمان علیہ السّلام کا تذکرہ دیگر پیغمبروں کی نسبت کم ملتا ہے لیکن آپ علیہ السّلام کے واقعے سے جڑے ملکِ صبا اور ہدہد کے بیان سے آپ علیہ السّلام کی تلمیحات میں اضافہ ہوا ہے۔ فقّری سلیمان علیہ السّلام کی عظیم بادشاہت کا اعتراف کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

؎ کون سا تو ہے سلیماں فقّری
کون بلقیس یہاں پر لائے (۲۹)

؎ میں نہ یوسف نہ سلیمانِ زماں ہوں فقّری
میں نے بلقیس ہی دیکھی نہ زلیخا دیکھی (۳۰)

AL-AASAR Journal Vol. 2, No. 4 (2025)
Quarterly Research Journal Online ISSN: 3006-693X
www.al-aasar.com
Print ISSN:3006-6921

حضرت محمد ﷺ:

خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے آخری پیغمبر اور رحمت اللعالمین ہیں۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نسل سے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت مل گئی۔ نبوت کا سلسلہ حضرت محمد ﷺ پر تمام ہوا۔ آخری آسمانی کتاب قرآن کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوئی جس میں محمد ﷺ کی سیرت وصورت دونوں کی بہترین عکاسی ملتی ہے۔ ہر دور میں اہل قلم واہل دانش نے آپ کی سیرت کو بیان کیا ہے مورخین، ادباء اور شعراء سب نے محمد ﷺ کی سیرت کو موضوع بنایا ہے اور ہر زبان کے ادبی سرمائے میں حضرت محمد ﷺ کی سیرت ملتی ہے۔ برصغیر پاک وہند میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہندو طبقے نے بھی آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف واقعات کو اشعار کا جامہ پہنایا ہے۔ فقؔری کی شاعری کے مختلف مجموعوں کا جائزہ لیا جائے تو اکثر مجموعوں کا آغاز نعتیہ کلام سے ہوتا ہے جس میں آپ ﷺ کی ذات اقدس سے عقیدت کا اظہار کیا ہے۔

ے
آؤ کہ چلیں ہم بھی اُس پیار کی بستی کو
بس دونوں جہاں کے ہیں سردار مدینے میں
بس شانِ محمد میں ایک عرض ہے فقؔری
ہر عالم ہستی کا شہکار مدینے میں (۳۱)

فقؔری کی شاعری میں حضرت محمد کی ذات سے محبت وعقیدت کے اظہار کے ساتھ ساتھ شہر مدینہ کا ذکر بھی بار بار ملتا ہے اور آپ کی نسبت سے مدینہ منورہ سے بھی محبت کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

ے
ابھی سے میں دامن کشادہ کرالوں
محمد کا رستے میں در آرہا ہے
محمد کے صدقے مدینہ کا فقؔری
میری زندگی میں سفر آرہا ہے (۳۲)

ے
ویسے تو میں نہیں کی ایسے شمار میں
آقا کے پیارے حسن پر جاؤں نثار میں (۳۳)

اور اس طرح بہت سے اشعار جس میں شہر مدینہ اور محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس سے عقیدت کا اظہار ملتا ہے۔ مجموعی طور پر فقؔری کی شاعری کا جائزہ لیا جائے تو اپنے وسیع تر مطالعے اور اسلامی تاریخ سے واقفیت کی وجہ سے ان کے ہاں اسلامی تلمیحات کثرت سے ملتے ہیں۔ اور جس طرح یہ مذہبی تلمیحات مسلمانوں کے اہمیت کے حامل ہیں اسی طرح یہ اشعار بھی فقؔری کی شاعری کو دوام بخشتے ہیں۔

حوالہ جات

1. القرآن، سورہ ص، آیت ۷۱، پارہ ۲۳
2. فقیرا خان فقؔری، ڈاکٹر، جاوداں، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۹
3. فقیرا خان فقؔری، ڈاکٹر، گم گشتہ، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۷۹
4. فقیرا خان فقؔری، ڈاکٹر، گم گشتہ، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۴۵

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

5. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، قلزمِ زیست، پاک بک ایمپائر لاہور، اکتوبر ۲۰۱۳ء، ص ۴۰
6. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، سوگ در سوگ، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۳۵
7. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، وقت کے گونجے بیاباں سے، پاک بک ایمپائر لاہور، اگست ۲۰۱۴ء، ص ۵۶
8. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، دشتِ ادوار، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، اپریل ۲۰۲۳ء، ص ۱۵۶
9. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، نیم سوز، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، اکتوبر ۲۰۱۷ء ص ۶۰
10. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، ہم دہر کے مردہ خانے میں، گوہر پبلی کیشنز لاہور، جون ۲۰۱۱ء ص ۴۷
11. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، سوگ در سوگ، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۶۲
12. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، قفس گردوں، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۱۳ء، ص ۸۸
13. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، کشتیاں ہم بھی جلاسکتے ہیں، پاک بک ایمپائر لاہور، اکتوبر ۲۰۱۳ء، ص ۶۹
14. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، قفس گردوں، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۱۸ء، ص ۴۲
15. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، کتبہ ہے جوانی کا، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۶۷
16. عطاالرحمان صدیقی، ڈاکٹر، اردو شاعری میں اسلامی تلمیحات، کاکوری آفسٹ لکھنو، ۲۰۰۴ء، ص ۳۵
17. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، نیم سوز، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، اکتوبر ۲۰۱۷ء ص ۲۰۰
18. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، دشتِ ادوار، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، اپریل ۲۰۲۳ء، ص ۶۵
19. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، جاوداں، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۳۶
20. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، وقت کے گونجے بیاباں سے، پاک بک ایمپائر لاہور، اگست ۲۰۱۴ء، ص ۱۱۶
21. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، گم گشتہ، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۵۷
22. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، موت کے پتلے، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، فروری ۲۰۱۶ء، ص ۲۰۲
23. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، نیم سوز، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، اکتوبر ۲۰۱۷ء، ص ۵۹
24. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، قفس گردوں، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۱۸ء، ص ۱۸۷
25. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، نیم سوز، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، اکتوبر ۲۰۱۷ء، ۱۹۵
26. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، کتبہ ہے جوانی کا، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۷۴
27. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، گم گشتہ، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۵۷
28. القرآن، سورۃ انبیاء، آیت ۸۱، پارہ ۱۷
29. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، کتبہ ہے جوانی کا، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، جولائی ۲۰۲۳ء، ص ۱۷۲
30. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، نیم سوز، ایکسپرٹ گرافکس پشاور، اکتوبر ۲۰۱۷ء، ص ۱۴۶
31. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، وقت کے گونجے بیاباں سے، پاک بک ایمپائر لاہور، اگست ۲۰۱۴ء، ص ۳۵
32. فقیرا خان فقری، ہم دہر کے مردہ خانے میں، گوہر پبلی کیشنز لاہور، جون ۲۰۱۱ء ص ۳۴
33. فقیرا خان فقری، ڈاکٹر، کشتیاں ہم بھی جلاسکتے ہیں، پاک بک ایمپائر لاہور، اکتوبر ۲۰۱۳ء، ص ۳۳